ابو معاویہ فقیر اللہ چوہان ناظم نشریات مجلس احرار اسلام ضلع رحیم یار خان

● امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد نے افغانستان میں اسلام نافذ کر کے عہد صحابہ کی یاد تازہ کر دی ہے۔

● پاکستان میں اسلام نافذ نہ ہونے کی وجہ سے لوگ اپنے حقوق مانگ رہے ہیں۔

● سیاسی و سماجی انتشار اور عدم استحکام جمہوریت کے کرشمے ہیں۔

● پاکستان میں حکومت الٰہیہ کا قیام مجلس احرار اسلام کا نصب العین ہے

مرکزی نائب امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کا ضلع رحیم یار خان میں مختلف اجتماعات احرار سے خطاب

مجلس احرار اسلام کے مرکزی نائب امیر ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم نے ۱۰ تا ۱۵ مارچ ضلع رحیم یار خان کے مختلف دیہاتوں میں تبلیغی دینی اجتماعات سے خطاب کیا حضرت پیر جی مدظلہ کا یہ دورہ اپنے نتائج کے اعتبار سے نہایت کامیاب رہا۔ آپ نے ہر مقام پر احباب کو مجلس احرار اسلام میں شمولیت کی دعوت دی اور بہت سے احباب آپ کی دعوت قبول کرتے ہوئے جماعت میں شامل ہو گئے ۱۰ مارچ کو آپ بستی حاجی حسن خان چانڈیہ علاقہ آباد پور پہنچے وہاں پر صرف ملاقات اور بیعت کا پروگرام تھا۔ گیارہ بجے دن جب آپ وہاں پہنچے تو علاقہ سے آئے ہوئے لوگوں نے آپ کا والہانہ استقبال کیا عوام کا اصرار تھا کہ چونکہ آپ کی یہاں پر پہلی مرتبہ آمد ہوئی ہے اس لیے ہماری خواہش ہے کہ آپ کا یہاں پر بیان بھی ہو جائے لھذا آپ نے تقریباً بارہ بجے وہاں پر مختصر بیان کیا اور مجلس احرار اسلام اور اکابر احرار کا مختصر تعارف کرایا آپ نے فرمایا کہ مجلس احرار اسلام ۱۹۲۹ء میں قائم ہوئی اور اس کی غرض و غایت صرف اور صرف حکومت الٰہیہ کا قیام ہے۔ دین کے باغیوں سے اس کی جماعت کی ہمیشہ جنگ رہی ہے اکابر احرار نے انگریز کے خلاف جنگ لڑی اور اس سے مسلمانوں کو آزاد کرایا۔ انگریز خود تو چلا گیا لیکن اپنے جانشین یہاں چھوڑ گیا آج تک اس ملک میں اسلام نافذ نہ ہوا۔ ہم اب تک اپنی ڈیوٹی ادا کر رہے ہیں اور بستی بستی قریہ قریہ پہنچ کر دین حق پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں ہماری جماعت کا ہر رضا کار دین کا سپاہی ہے اور یہ دین کا تعلق ہے جو کہ قائم رہے گا۔ اسی طرح صحابہ کرام کی جماعت کو دیکھ لیں سب کے سب دین کے لیے لڑے ہیں دنیا کے لیے کوئی ایک بھی نہیں لڑا۔ دین کی جنگ رحمت ہے دین کی جنگ میں جو انسان مارا جائے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا بڑا درجہ ہے اللہ تعالیٰ اسے شہید کا لقب دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دیتے ہیں کہ اب شہید ترے اندر آ چکا ہے اس کو تو نے چھونا تک نہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود فرمایا ہے کہ شہید کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہے۔ کیسے زندہ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا تمہیں شعور بھی نہیں۔ یعنی یہ کام تمہاری سمجھ سے بالاتر ہے تم اس کے

سوچنے کا شعور بھی نہیں رکھتے۔

ہر مسلمان پر دین سیکھنا فرض ہے تا کہ وہ اپنی دینی زندگی گزار سکے۔ نماز، روزہ، حج، زکواۃ، اللہ کی توحید ان سب چیزوں کے فرائض ہر مسلمان پر جاننا فرض اوّلین ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ایمان والو اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ یعنی اسلام کے جو بھی احکامات ہیں ان سب کو پورے کا پورا ماننا ہو گا یہ نہیں کہ نماز پڑھ لی اور روزہ نہ رکھا یا زکواۃ فرض ہے تو زکوٰۃ نہ دی۔ اب تو پورے کے پورے احکامات تسلیم کرنے پڑیں گے۔ دین میں نرمی نہیں ہے یعنی یہ نہیں کہ کچھ دو اور کچھ لو اسلام کے احکامات سب طبقوں کے لیے برابر ہیں امیر، غریب، حاکم، محکوم حکمران سب پر اسلام کے احکام بلا تمیز نافذ ہوں گے۔

انسان پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں باقی تمام احکام سے زیادہ تاکید نماز کی فرمائی ہے لیکن انسان زیادہ سستی بھی نماز میں کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جا بجا فرمایا ہے کہ اقیمو الصلوٰۃ نماز قائم کرو قائم کا معنی یہ ہے کہ مسلمان سفر میں ہو حضر میں ہو، گرمی ہو یا سردی تندرست ہو بیمار، مرد ہو عورت ہو ہر حال میں نماز پڑھے اس کی ادائیگی میں سستی نہ کریں۔

دو بجے تک آپ نے بیان، ازاں نماز ظہر ادا کی گئی اور بعد نماز آپ نے لوگوں کو بیعت کیا۔ حاجی حسن خان کے فرزندان عطاء اللہ اور فدا حسین نے علاقہ میں جماعت کے کام کیلیے حامی بھری۔ شام کو آپ واپس بستی مولویان پہنچے۔

۱۱ مارچ جمعرات کو آپ بستی اسلام آباد حاجی عبدالعزیز چوہان کے ہاں تشریف لے گئے اور بعد نماز ظہر خطاب کیا آپ نے جماعت کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ مجلس احرار اسلام نے قیام پاکستان سے قبل آزادیٔ وطن کی جنگ لڑی اور ملک آزاد کرایا۔ جماعت کا اوّلین مقصد انگریزی حکومت سے آزادی اور حکومت الٰہیہ کا قیام تھا تحریک پاکستان کے قائدین نے عوام کو نعرہ دیا ''پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ'' یعنی پاکستان میں اسلام کا بول بالا ہو گا اور اسلامی نظام نافذ العمل ہو گا۔ پچاس برس گزرنے کے بعد بھی ہمارا آئین غیر اسلامی ہے۔ یہ مسلمانوں کے ساتھ سب سے بڑا دھوکا اور فریب ہے۔ پاکستان میں حکومت الٰہیہ کے قیام کے لئے کوشش کرنا ہماری جماعت مجلس احرار اسلام کا منشور ہے۔ ہماری بات کوئی مانے نہ مانے ہم نے صدا لگانی ہے اور دعوت دینی ہے منانا ہمارا کام نہیں۔ کامیابی اللہ تعالیٰ دیں گے

پہلے ہم برطانیہ کے غلام تھے اور اب امریکہ کے غلام ہیں۔ قانون اب تک انگریز کا چل رہا ہے۔ لادین حکمران اور سیاست دان سن لیں کہ یہ دھرتی خدا کی ہے تو اس دھرتی پر قانون بھی خدا ہی کا ہو گا۔ یہ ملک اسلامی ہے تو اس میں انگریز کا قانون کیوں نافذ ہے۔

ہمارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۳ برس نفاذ اسلام کی جدوجہد کی ہے وہ کیسے مسلمان ہیں جو کلمہ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھتے ہیں مگر آپ کا بتلایا ہوا قانون اسلام نافذ نہیں کرتے بلکہ اس

کے مقابلے میں جمہوریت پیش کرتے ہیں پاکستان میں اسلام نافذ نہ کرنے کا نتیجہ ہے کہ لوگ اپنے حقوق مانگتے ہیں۔ اسلام تو تمام انسانی حقوق عطاء بھی کرتا ہے اور ان کا تحفظ بھی کرتا ہے۔ آج لادین عورتیں جمہوریت کے نام پر مردوں کے برابر حقوق مانگ رہی ہیں۔ جب کہ اسلام میں عورت کے حقوق مرد کے برابر نہیں مرد سے زیادہ ہیں۔ اسلام نے عورت کو گھر کی ملکہ بنایا ہے۔ اس کی تمام ضروریات کو پورا کرنا مرد کے ذمہ ہے۔ عورت کو حجاب اور پردہ کا حکم دیا ہے بازار کی زینت بننے کا نہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانے میں امین ہیں اسی طرح آپ کے صحابہ کرام بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دین سن کر اس کو پہنچانے میں امین ہیں۔ کوئی صحابی خائن نہیں نبی علیہ السلام کو ہر صحابی پر اعتماد تھا ان میں سے جس کے پیچھے چلو گے ہدایت پاؤ گے۔

مسلمان کلمہ پڑھنے کے بعد اسلامی نظام کے خلاف جمہوریت کو قبول کرتا ہے تو اللہ کا نافرمان ہے اور نافرمان کو اللہ تعالیٰ سزا دیں گے۔ جس دین کو پہنچانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون بہا ہے۔ اس کے لیے ہمارا خون بہے گا تو رنگ لائے گا۔ نبی علیہ السلام کی نبوت تا قیامت قائم رہے گی اسی طرح دین اسلام اور قانون قرآن بھی قیامت تک جاری رہے گا اب کسی نئے قانون اور جمہوریت کی ضرورت نہیں۔ کلمہ نبی کا پڑھا ہے تو قانون بھی اسی کا مانو اور سب کچھ نبی علیہ السلام کے فرمان پر قربان کرو گے تو فلاح پاؤ گے۔

حضرت پیر جی بدلی شریف میں سید عبدالستار شاہ صاحب کے ہاں تشریف لائے یہاں مقامی کارکنوں سے ملاقات کی اور جماعتی کام کو تیز کرنے کی ہدایت کی کارکنوں کے ساتھ یہ نشست مغرب تک جاری رہی بعد ازاں بستی مولویاں تشریف لائے اور آٹھ بجے شب محترم حافظ محمد اسماعیل قمر کی دختر نیک اختر کی تقریب نکاح میں مختصر سا خطاب فرمایا ۱۲ مارچ کو صادق آباد میں محترم چوہدری گلزار احمد صاحب ضلعی صدر مجلس احرار اسلام کے گھر ان کی تیمار داری کے لیے تشریف لے گئے محترم چوہدری گلزار احمد ایک عرصہ سے گردوں کی تکلیف میں ہیں اور وکٹوریہ ہسپتال بہاول پور میں زیر علاج ہیں۔ وہاں سے جامع مسجد ختم نبوت شہزاد کالونی پہنچے آپ نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا قرآن مجید ایمان والوں کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔ اور اطاعت رسول کو ہی اطاعت الہیٰ قرار دیتا ہے۔ دین میں کسی کو جبراً داخل نہیں کیا جاسکتا مگر جب ایمان قبول کر لیا تو پھر اقامت صلوٰۃ، ادائیگی زکوٰۃ، منکرات و فواحش سے اجتناب اور معروفات کا اہتمام جبراً کرنا ہو گا۔ ایسا ہر گز نہیں کہ آپ کا دل نہ مانے تو پھر زکواۃ نہ دیں یا شراب کو ترک نہ کریں یا زنا نہ چھوڑیں گے تو پھر اسلام ہر ایک جرم کی سزا مقرر کرتا ہے۔ دین قبول کرنے کے بعد میں نرمی نہیں ہے یعنی کچھ لو اور کچھ دو کا کافرانہ فلسفہ دین میں نہیں ہے اپنے آپ کو دین اسلام کے مطابق ڈھالنا ہو گا۔

مجلس احرار اسلام کے اکابر کا کام یہ رہا ہے کہ جہاں کہیں بھی کوئی کام دین کے خلاف ہو قوم کو اس سے باخبر کریں مرزا غلام قادیانی نے انگریز کے ایماء پر دعویٰ نبوت کیا تو مجلس احرار اسلام کے اکابر میدان میں کود پڑے اور حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے قادیان کی سرحد پر پہلا جلسہ کیا اور مرزا بشیر الدین محمود کو للکار کر کہا کہ اگر تو اپنی سچائی اور جھوٹ کو واضح کرنا چاہتا ہے تو آ ہم مقابلہ کیلئے تیار ہیں سچ اور جھوٹ واضح ہو جائے گا۔ شراب تو اپنے باپ کی اتباع میں پی کر آ اور میں اپنے نانا نبی علیہ السلام کی سنت کے مطابق ستو پی کر آتا ہوں آ اور میرا مقابلہ کر۔

اکابر احرار نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں آٹھ برس سے کم تو کسی کی جیل کی مدت نہیں حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ پر دس مقدمے تو ایسے تھے کہ جن کی سزا موت تھی۔ اکابر احرار نتائج کی پروا کئے بغیر حق پر ڈٹ گئے اور حکمران وقت کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کی۔ سر سکندر حیات نے کوشش کی اور لدھا رام سے جعلی رپورٹ لکھوائی لیکن لدھا رام نے عدالت میں بیان دیا کہ سر سکندر حیات نے مجھ سے جعلی رپورٹ لکھوائی ہے اس بیان سے حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی سزائے موت ختم ہوئی اور آپ باعزت طور پر رہا ہوئے۔ تحریک خلافت میں حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے تقریر کی تو چودھری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ اس وقت تھانیدار تھے اور رپورٹ لکھنے آئے تھے حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر سنی تو ملازمت سے استعفیٰ دیدیا اور جماعت میں شامل ہو گئے پھر جماعت اور دین کی خدمت کے لئے اپنا سب کچھ لٹا دیا حتیٰ کہ عید کے روز چنے لیکر اپنے رضا کاروں کی دعوت کی اور چودھری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ بھی دفتر احرار لاہور سے نکلا۔

مجلس احرار اسلام روز اوّل سے آج تک اس دعویٰ پر قائم ہے کہ اس ملک میں حکومت الٰہیہ کا قیام ہو ہمارا کام ہے کوشش کرنا منوانا نہیں ہم تو دین کے چوکیدار ہیں اور آواز لگا رہے ہیں اگر چور، ڈاکو آ جائے تو چوکیدار خبردار کرنے کے لئے آواز لگاتا ہے کہ خبردار چور، ڈاکو آ گئے ہیں۔ ہم بھی دین کے چوکیدار ہیں اور آواز لگا رہے ہیں کہ خبردار! جمہوریت اسلام کے مدمقابل قانون ہے یہ مسلمانوں کے لئے نفع بخش نہیں ہے اور یہ قانون یہود و نصاریٰ کا بنایا ہوا ہے اور یہود و نصاریٰ مسلمان کا کبھی بھی خیر خواہ نہیں بن سکتا۔ پھر انسان کا بنایا ہوا قانون اور کچھ عرصہ بعد تبدیل ہوا کرتا اور اس میں طبقاتی طور پر بھی رو رعایت ہوتی ہے لیکن دین اسلام اور قانون قرآن تو اللہ کا دیا ہوا قانون ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی اور رعایت کا گمان تک نہیں ہے۔ حکمرانوں نے پاکستان بننے کے وقت کہا تھا کہ پاکستان میں اسلام کا قانون ہو گا لیکن آج تک یہ سیاسی وڈیرے عوام کو دھوکا دیتے آ رہے ہیں اور اپنے من پسند قوانین بنا کر جمہوریت کا راگ الاپ رہے ہیں۔

نماز جمعہ کے بعد آپ اپنے ایک دوست پروفیسر تحسین صدیقی صاحب کے گھر گئے اور ان کی تیمار داری کی بعد ازاں محمد رفیق صاحب کے گھر تشریف لے گئے ان کے عزیزان نے آپ کی بیعت پھر آپ

مدرسہ عید گاہ تشریف لے گئے اور حضرت مولانا عبدالغفور صاحب سے ملاقات کی یہاں سے آپ فضل الرحمن نوشاد کے گھر گئے آٹھ بجے شب وہاں سے آپ غازی پور کے لئے روانہ ہوئے۔ قیام شب وہاں کیا ۱۳ مارچ کو فجر کی نماز کے بعد آپ نے جامع مسجد غازی پور میں درس قرآن مجید دیا اور فضیلت درود شریف پر بیان فرمایا۔ بعد ازاں آپ بستی پروچڑان تشریف لے گئے وہاں علامہ حاجی محمد اسماعیل صاحب کے گھر مجلس احرار اسلام پروچڑان کے کارکنوں سے خطاب کیا اور جماعتی نظم کو مستحکم کرنے پر زور دیا وہاں سے آپ قدیم احرار کارکن حکیم حافظ ارشاد احمد صاحب کے ہاں گئے اور ان سے بھی جماعتی امور پر گفتگو کی۔ واپسی پر آپ مولانا حافظ کریم اللہ صاحب کے گھر بھی گئے۔ وہاں سے خان پور مرزا عبدالقیوم بیگ کے ہاں گئے اور جماعتی احباب سے مل کر جماعتی نظم پر بات چیت کی سارا دن بہت مصروفیت رہی شام کو وہاں سے بسم اللہ پور نزد جمال دین والی روانگی ہوئی تقریباً ۹ بجے بسم اللہ پور پہنچے اور بعد نماز عشاء وہاں آپ نے بیان فرمایا

مجلس احرار اسلام حکومت الٰہیہ کا قیام چاہتی ہے ہم اس ملک میں اسلام کا بول بالا دیکھنا چاہتے ہیں ہم اب تک آزاد نہیں ہوئے ہم آزاد تب ہوتے جب انگریز کے جانے کے ساتھ اس کا قانون جمہوریت بھی پھینک دیتے۔ آج اسمبلی میں کہا گیا ہے کہ "ہمیں مولوی کا دین، اسلام نہیں چاہیے"، ہم پوچھتے ہیں کہ کیا مولوی دین خود بناتا ہے اگر کوئی مولوی دین بناتا ہے تو وہ مرتد ہے۔ دین تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے بنایا تو نبی نے بھی نہیں بلکہ دین تو نازل شدہ ہے۔

سیاستدان کہتے ہیں کہ ہمیں طالبان کا اسلام نہیں چاہیے طالبان تو اسلام نافذ کر رہے ہیں اسلام ہی کی بدولت یہ عمل ہو رہا ہے۔ افغانستان میں امیر المومنین ملا محمد عمر ایک چٹائی پر بیٹھا ہوا ہے اس نے صحابہ کرام کی سنت تازہ کر دکھائی ہے اور آج کا لیڈر کہتا ہے کہ اسلام میں کچھ ترمیم کرنی چاہیے یہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نے کہا تھا کہ آپ ہمارے بتوں کی اتنی مخالفت نہ کریں اس میں کچھ نرمی کرو تو ہم اسلام قبول کرلیں گے۔ کفار نے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا تھا کہ آپ سود، شراب اور زنا کو حرام نہ کریں تو ہم اسلام قبول کرلیں گے۔ کیونکہ سود اور شراب سے ہمارا کاروبار چلتا ہے اور زنا ہمارا کلچر ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں یہ نہیں ہو سکتا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے وہ سب کے لئے حرام ہے اس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی اس طرح دیکھ لیں کہ اب ہم نے کس حد تک اسلام کو قبول کیا ہے سود، شراب، زنا یہ سب کچھ ہم میں چل رہا ہے اور کلمہ بھی پڑھتے ہیں۔ ہم نے من حیث القوم کلمہ نہیں پڑھا آپ سوچ لیں کہ کس حد تک ہم اسلام میں سچے ہیں۔ آج کا سیاسی لیڈر مجتہد بن بیٹھا ہے اور اپنی

رائے کو اسلام میں ٹھونسنا چاہتا ہے۔ امامت کا حق صرف نبی کا ہے انبیاء کے علاوہ کوئی امام معصوم نہیں۔ نبی کے سوا کوئی امامِ معصوم کا عقیدہ کفر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے کوئی دین پیش نہیں کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کبھی نہیں کہا کہ میں امام ہوں۔ امامت خاصہ انبیاء علیہم السلام ہے جو ان کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے وقت کی حجت اور دلیل بنا کر بھیجا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رتبہ بھی اس لئے ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے۔ اگر یوں نہ ہوتا تو پھر حضرت علی کے والد ابی طالب کا درجہ بھی بلند ہوتا لیکن نہیں درجہ اس کا بلند ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور آپ کا کلمہ پڑھا جس نے کلمہ نہیں پڑھا چاہے خاندان کے اعتبار سے کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو اس کی عزت نہیں۔

گیارہ بجے تک آپ کا بیان جاری رہا بعد ازاں وہاں سے فارغ ہو کر واپس بستی مولویاں آپ تشریف لائے ۱۴ مارچ صبح آپ نیو اڈا فتح پور اپنے کارکن غلام یٰسین سومرو کے گھر تشریف لے گئے آپ نے موجود کارکنوں سے جماعتی نظم و نسق پر گفتگو کی وہاں

سے ٹب چوہان اپنے کارکن محمد یعقوب چوہان کے گھر تشریف لے گئے جہاں پر آپ نے اہلیان ٹب، سے گفتگو کرتے ہوئے انہیں امامت صلوٰۃ کی تلقین فرمائی اور اصلاحی بیان فرمایا بعد ازاں آپ بستی درخواست تشریف لے گئے وہاں پر حاجی عبدالرحیم چوہان مع اہلیان بستی آپ کا استقبال کیا آپ نے حاجی عبدالرحیم کے گھر پرچم احرار لہرایا بعد نماز ظہر ایک اجتماع سے خطاب کیا۔

یہاں خطاب سے فارغ ہوئے تو جام غازی احمد اور خورشید احمد مجاہد نے بستی قیصر چوہان اپنے گھر جانے کی عرض کی جو کہ منظور ہو گئی اور آپ قیصر چوہان تشریف لے گئے اور مغرب تک قیصر چوہان میں کارکنانِ احرار کے ساتھ رہے۔ مغرب کو آپ جام غوث بخش چوہان کے گھر موضع کوٹ مہدی شاہ تشریف لے گئے جہاں پر آپ نے موجود افراد کو صوم و صلواۃ کی پابندی کی تلقین کی اور واپس بستی مولویاں تشریف لائے۔

۱۵، مارچ صبح کو آپ گلشن معاویہ (بستی میرک) حضرت مولانا محمد عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر تشریف لے گئے اور مولانا مرحوم کے فرزندان آپ مدرسہ جامعہ فاروقیہ بستی جام گامن داندھو نزد بھٹہ واہن تشریف لے گئے مدرسہ کا سالانہ جلسہ تھا یہ بہت ہی پسماندہ علاقہ ہے اور مولانا محمد موسیٰ صاحب مہتمم مدرسہ ہذا جنگل میں علم کا چراغ روشن کئے بیٹھے ہیں بعد نماز ظہر آپ کا بیان ہوا۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرمایا ہے کہ اگر ایمان لانا چاہتے تو صحابہ کرام کی طرح

ایمان لاؤ یعنی ایمان کے لئے صحابہ کرام کسوٹی ہیں آپ کا ایمان صحابہ کرام کے ایمان پر پرکھا جائے گا۔ اپنے اندر جھانک کر دیکھیں کہ ہمارے ایمان صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے ایمان کے مطابق کتنے ہیں۔ صحابہ کرام کو نبی علیہ السلام نے حکم دیا کہ اب شراب حرام قرار دے دی گئی ہے تو صحابہ کرام نے اسی وقت شراب کے مٹکے انڈیل دیئے پھر یہ نہیں سوچا کہ کیسے ہو گا وہاں تو صرف اطاعت ہی اطاعت ہے اور ہم ہیں کہ ہر برائی کے لئے کوئی نہ کوئی تاویل ڈھونڈھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب قرآن مجید کے کسی حکم کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا اب کوئی حکم منسوخ نہیں ہو گا۔ تمام آسمانی کتابیں آسمان سے انبیاء کرام علیہ السلام پر لکھی لکھائی بھیجی گئیں صرف قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس کو اللہ تعالی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر اتارا پھر آپ اسے یاد کر لیا کرتے تھے۔ زندگی کے تمام امور کا انحصار عقیدہ پر ہے اس لئے سب سے پہلے عقیدہ کی تصحیح ضروری ہے۔

عبادت خاص اللہ تعالی ہے۔ انبیاء علیہم السلام بھی بندوں کو اللہ کی عبادت کے لئے کہتے تھے اور پہلی تعلیم توحید کی دیتے تھے اور بندوں کو بتوں کی پوجا سے روکتے تھے اور ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیتے تھے ایمان والوں کو ایک اللہ کی عبادت کا حکم ہے اللہ تعالی نے بقیہ کتب آسمانی میں سے کسی کی بھی خود تلاوت نہیں کی ایک قرآن مجید ایسی کتاب ہے کہ اسے اللہ تعالی نے خود تلاوت کیا اور فرشتوں نے سنا اور فرشتے غش میں آکر گر گئے پھر سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سر اٹھایا تمام کتابوں میں قرآن مجید افضل کتاب ہے، تمام مخلوق میں انسان افضل مخلوق ہے اور تمام انسانوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں اور امتوں میں سے آپ کی امت افضل ہے۔

جیسے جسمانی بیماری کے علاج کے لئے حکیم اور ڈاکٹر کے ہاں جانا پڑتا ہے اسی طرح روحانی بیماری کے علاج کے لئے بھی نبی علیہ السلام کے در پر آنا پڑے گا تب شفاء کاملہ وعاجلہ ملے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکیم کائنات ہیں اور تاقیام قیامت آپ کی حکمت جاری رہے گی۔ عصر تک آپ کا بیان جاری رہا بعد ازاں آپ واپس بستی مولویاں تشریف لائے

۱۶ مارچ کی صبح آپ خان پور تشریف لے گئے جہاں پر مقامی اراکین احرار سے جماعتی مشورے کئے پھر آپ لیاقت پور تشریف لے گئے وہاں پر قاری ظہور الرحیم عثمانی صاحب کے ہاں قیام ہوا اور پھر رات کو آپ واپس ملتان کے لئے روانہ ہو گئے۔

اس سارے سفر میں سرگرم احرار کارکن صوفی محمد اسحٰق قمر، ابومعاویہ رحمانی، حافظ محمد اکرم (نعت خواں) اور محمد یعقوب چوہان آپ کے ہمراہ رہے۔